سوال

(74) کرنسی میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کے نوٹ کرنسی جس کو چلنی بولتے ہیں۔ بمنزلہ روپے کے جاری ہیں۔ اور اکثر ان کے نرخ میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اگر کوئی مسلمان اس کو بحصول منفعت ارزانی میں خریدے اور بروقت گرانی وغیرہ کے اس کو بحصول منافع فروخت کرے تو از روئے شرع شریف اس میں کمی بیشی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ اولاً معلوم کرنا چاہیے۔ کہ سرکاری نوٹ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ سو ایک قسم کے نوٹ کا سود سرکاری بینک سے ملتا ہے۔ دو قسم کا نوٹ بحکم سرکار انگریزی واسطے معاملات روزمرہ رعایا کے کہ وہ اسے خرید فروخت کریں۔ رواج دیا گیا۔ پس ہر دو قسم نوٹ حکم روپیہ انگریزی عمل داری میں رکھتے ہیں۔ چنانچہ اصل تجارت نوٹ کو بمنزلہ روپے کے سمجھے ہیں۔ اور اس سے مال خریدتے ہیں۔ اور نیز باہم اس کی بیع و شرع کرتے ہیں۔

ثانیاً بیع و شرع ہر دو قسم نوٹ سے مقصود متعاقدین کا صرف کاغذ کی بیع و شرع نہیں ہے۔ بلکہ بیع و شرع اس زر کی مقصود ہے۔ جو اس میں مرقوم ہے۔ اور ثمنیت اس میں بحکم ترویج حاکم وقت قرار پاتی ہیں۔ سو خرید و فروخت کمی اور بیشی کے ساتھ بمقابلہ روپیہ کے یا بیع و شرع نقدین کے بالنسیہ اور تملیک الدین من غیر من علیہ الدین حرام اور ناروا ہوگا۔ شرعاً اور اس کو از قسم سفتجہ یعنی ہنڈوی درشنی قرار دیجئے۔ اور یہ بات اس پر صادق ہے۔ کہ مثل ہنڈی درشنی جس مہاجن اور تاجر اور سرکاری بینک والوں کو دیا جاوے۔ تو وہ بلا تامل زر مرقوم اس کا یا اسباب بالعوض اس کے حوالے کردے گا۔ پس سفتجہ کہ اولاً قرض ثانیہ حوالہ ہے۔ بدوں کمی وبیشی کے مکروہ اور کمی وبیشی کے ساتھ حرام ہے۔ لان کل دین وقرض جر نفعا فہو ربوا کذا یستنفاد من الہدایۃ وغیرہا

لہذا اگر نوٹ مثل ہنڈی کے قرار دیا جاوے تو یہ بھی ممکن نہیں اسے لئے کہ ہنڈی کے تلف سے روپیہ تلف نہیں ہوتا۔ اور اس کے عوض میں مہاجن ثمنی دیتا ہے۔ جیسے منی آرڈر یعنی سرکاری ہنڈی کے تلف ہونے سے سرکاری خزانے سے ثمنی ملتا ہے۔ غرض روپیہ اس کا کسی نہج سے تلف نہیں ہوتا بخلاف نوٹ کے کہ اس کے تلف ہونے سے سرکار ہرگز ثمنی نہیں دیتی۔ اور جب وہ تلف ہو جائے گا۔ تو روپیہ بھی اس کا تلف ہو جائے گا۔ اور جو کوئی نوٹ کو اسٹامپ وٹکٹ پر قیاس کرکے اس کی بیع و شرع میں جواز کمی وبیشی کا سمجھے تو یہ قیاس کرنا اس کا قیاس مع الفارق ہے۔ اس واسطے کے واضع اسٹامپ وٹکٹ نے اس کو واسطے ثمنیت کے وضع نہیں کیا۔ بلکہ خواص اپنی عدالتوں میں اس کو رواج قرار دیا ہے۔ کہ بذریعہ اس کے دعوی مدعی یا مدعا علیہ کا عند السرکار ممنوع ہوگا۔

چنانچہ عرفاً یہ بات ثابت ہے۔ تمام تجاروں میں خرید وفروخت مال کی اسٹامپ وٹکٹ سے نہیں ہوتی۔ اورنہ کوئی ان کو خرید کر اپنے پاس سرکاری بینک میں رکھتا ہے۔ اور نہ کوئی فائدہ لنسے سوائے عدالت انگریزی کے حاصل کرتا ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ اسٹامپ وٹکٹ بحکم سرکار روپیہ قرار نہیں دیا گیا اور نوٹ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ تفصیل اس کی اوپر بیان ہوچکی حاصل کلام حکم نوٹ کا مثل دراہم متعین کے ہوگا۔ اور نیز بیع وشرع اس میں مثل دراہم کے جاری ہوگی۔ کما لایخفی علی العالم الماہر بالفقہ واللہ اعلم باالصواب

(سید شریف حسین)

درحقیقت کمی بیشی اس میں جائز نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

کتبہ ابوالاحیا محمد نعیم عفی عنہ 18 زیقعدہ سن 1288ھ

ہوالمصوب۔ فی الوقعی بیع وشرع نوٹ کی مثل بیع وشرع اثمان کے ہے۔ کیونکہ مقصود متعاقدین کا صرف بیع کاغذ کی نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ بیع دراہم ودنانیر کی والعبرۃ فی العقود للمعانی للالفاظ

پس زیادتی وکمی ممنوع ہوگی واللہ اعلم۔ حررہ الراجی عفوربہ القولی ابوالحسنات محمد عبدالحی لاتجاوزاللہ عن زنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الغی

(ابوالحسنات محمد عبدالحئی)

ہوالموفق۔ فی الحقیقت کرنسی نوٹ کی بیع وشرع مثل بیع وشرع دراہم ودنانیر کے ہے۔ اس میں کمی بیشی درست نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب نمقہ خادم الاولیاء الکریم محمد ابراہیم غفرہ اللہ الکریم بن مولانا علی محمد مرحوم۔ (محمد ابراہیم)

(فتاوی نزیریہ جلد2۔ ص22۔23) (فتاوی ثنائیہ۔ جلد2۔ صفہ450۔451)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد14 ص84-86